



## سوال

(179) احتیاطاً افطاری دو تین منٹ لیٹ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال سے عبد القدوس لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عام طور پر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے اس "احتیاط" کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے مطابق افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی بھارا ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جب ادھر رات آجائے اور ادھر دن چلا جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تو روزے دار کو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔ (صحیح مسلم: الصیام 1100)

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے دو ایسے ہیں کہ ایک جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور جلدی نماز پڑھتے ہیں جب کہ دوسرا تاخیر سے روزہ سے کھولتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جلدی کرنے والا کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے تھے یعنی ان کا عمل سنت کے عین مطابق ہے دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (صحیح مسلم: الصیام 1099)

افطاری جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "کہ لوگ اس وقت تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک وہ افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ (صحیح بخاری، الصوم 1957)

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یہو و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔ (صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ: 6/209)

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار



نہیں کریں گے۔ (بیہقی 4/238)

احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف باہن الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی: کتاب الصوم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرما دیتے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کر رہے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ سواری سے اتر کر ستوتیا رکرو" عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے زرا تاخیر کر لی جائے بہتر ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ سواری سے اتر کر ستوتیا رکرو چنانچہ آپ کے لیے ستوتیا تیار کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نوش فرمایا اس کے بعد وہی الفاظ استعمال کیے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں (صحیح مسلم - الصیام 110)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہو جائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے اسے یہود و نصاریٰ کی علا مت بتایا گیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 208